پستی کے عمیق گڑھوں میں گرنے کے اسباب

نسیم عباس

زیر اہتمام

مکتبہ انوار الثقلین

بمقام اٹھر

تحصیل پنڈ دادنخان (ضلع جہلم)

"پستی کے عمیق گڑھوں میں گرنے کے اسباب"

کتنی خوش قسمت ہے وہ قوم جس کے پاس خدا کی کتاب بحیثیت شمع ہدایت موجود ہے اور جس کو خدا کے آخری رسول محمد ﷺ کی غلامی کا شرف حاصل ہے اس قوم کیلئے یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ خالقِ کائنات نے اسے ہی بہترین اُمت قرار دیا ہے اور دُنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے اُسی کو مامور فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:- **کنتم خیر امةٍ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر**۔ (آل عمران)

ترجمہ:- تم ہو بہتر سب امتوں سے، نکلتے ہو لوگوں میں، حکم کرتے ہو نیکی کا اور منع کرتے ہو بدی سے۔

امت مسلمہ کو وہ ضابطہ حیات عطا فرمایا گیا ہے جس پر عمل پیرا ہونے والوں کو دنیا اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے۔ بلاشبہ یہ ایک بڑی نعمت ہے۔ اسی نعمت کے حصول پر اس قوم کے افراد کو فخر حاصل ہے کہ جس طرزِ زندگی کو انہوں نے اپنے لئے منتخب کرلیا ہے، درحقیقت یہی وہ صراطِ مستقیم ہے جس پر چل کر انسان نجات حاصل کرتا سکتا ہے۔ (دنیا و آخرت میں) اس کے علاوہ جتنے بھی راستے ہیں وہ سب کے سب باطل ہیں۔ بلاشبہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے مطلقاً انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جب ہم مسلمانوں کی موجودہ حالت کا جائزہ لیتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو نعمت ان کو عطا کی گئی تھی انہوں نے اس کی کوئی قدر نہیں کی۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ شمع ہدایت کو ہاتھوں میں لئے پھرنے کے باوجود تاریکیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں، اپنی منزل کی تلاش میں دوسروں کے پیچھے جا رہے ہیں اُن کے پیچھے جو پہلے ہی راہ گم کر چکے ہیں۔

جو اسلام کتاب میں ہے مسلمانوں کی عملی زندگی میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب اور ایک ہی قبلہ پر ایمان رکھنے والی قوم میں ایسا انتشار برپا ہے کہ دنیا کی کسی دوسری قوم میں اس کی مثال نہیں ملتی بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہے اور اس سے جدا ہے۔

بقول شاعر:-

جس دین نے غیروں کے تھے دل آ کے ملائے ۔ اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے (حالی)

چھوٹے بڑوں کی اطاعت نہیں کرتے اور بڑوں میں شفقت کا جذبہ مفقود ہے۔

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں ۔ پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے (حالی)

جس قوم کی وحدت اور اتحاد کی بنیادیں اس قدر مضبوط ہوں اس کا نظم وضبط بھی ایسا ہی مضبوط ہونا چاہئے، لیکن اس قوم کے بارے میں تو معاملہ برعکس نظر آتا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا کی زندہ قوموں کی فہرست میں اس کا نام ہی نہیں اور اگر ہے تو سب سے نیچے مسلمانوں کو وہ عزت اور وقار حاصل نہیں جو ہونا چاہئے۔

میں ان کی راہ دیکھتا ہوں رات بھر ۔ وہ روشنی دکھانے والے کیا ہوئے (کاظمی)

اب دیکھنا یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہے؟ کن اسباب کی بناء پر مسلمان پستی کے عمیق گڑھوں میں گرے ہیں؟ اگر ہم ذرا سا غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ سب کچھ مسلمانوں کی اپنی ہی کوتاہیوں کا نتیجہ ہے۔

1۔ **عقائد کی کمزوری:۔** عقائد کی کمزوری یا مضبوطی ہر کسی فرد یا قوم کی زندگی کا سارا دارومدار ہوتا ہے، اگر عقائد درست اور مضبوط ہوں گے تو عمل بھی درست اور مضبوط ہوگا۔ لیکن اگر عقائد میں بے یقینی اور کمزوری پیدا ہو جائے تو یہ ایک ایسی بدتر شے ہے جو فرد اور قوم دونوں کی تباہی کا موجب ہوا کرتی ہے۔

2۔ **غلامی:۔** غلامی قوم کے افراد کی تمام صلاحیتوں کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے محکوم قوم ہمیشہ اپنی حاکم قوم ہی کی تقلید کرتی ہے۔ حاکم قوم کے عتاب سے بچنے کے لئے یا اس کا قرب حاصل کرنے کی خاطر محکوم قوم کے افراد کو اپنے ضمیر اور خودداری کو بھینٹ چڑھانا پڑتا ہے۔

3۔ **ماحول کا اثر:۔** ضعیف الاعتقادی اور غلامانہ ذہنیت کی وجہ سے مسلمانوں نے اپنے اردگرد بسنے والی قوموں کا اثر قبول کرنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے بہت ہی ناجائز رسوم مسلمانوں میں رائج ہو گئیں یہ رسومات بالآخر اصل دین بن گئیں۔ اور دین آہستہ آہستہ مسخ ہوتا گیا۔ اور ان تمام پر باقاعدگی سے عمل ہونے لگا۔

وضع میں تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود ۔ یہ وہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

ہے۔ ہمارے صوفیاء محکومی اور غیر خدا کی اطاعت پر صابر و شاکر ہو چکے ہیں روایت سے ہٹ کر سوچنے کی جرأت نہیں کر پاتے، نیا جہان تعمیر کرنے کیلئے پرانے افکار و اعمال کی تقلید چھوڑنا پڑتی ہے پیش آمدہ مسائل و معاملات میں اجتہاد اور تحقیق زندہ قوموں اور عروج حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والوں کیلئے ناگزیر ہے۔ مگر ہماری دینی قیادت اس صلاحیت سے محروم ہے۔ بقول اقبالؒ :-

حلقہ شوق میں جرأت اندیشہ کہاں ۔ آہ! محکومی و تقلید و زوال تحقیق

5۔ **واعظین و خطباء:-** واعظین اور خطباء کی خطابت خود اس کے لئے اور سامعین کے لئے ایمان میں اضافے کا باعث ہونی چاہئے مگر علماء و خطباء کی تقاریر میں موسیقیت اور ظاہری سوز و سرور کے سوا کچھ نہیں رہا۔ بقول اقبال :-

لبھاتا ہے دل کو کلام خطیب ۔ مگر لذت شوق سے بے نصیب

6۔ **سیاستدان:-** ریاست کا نظم و نسق چلانے والوں کو کنٹرول کرنے والی قوت سیاستدان ہوتے ہیں، جہاں ان کے افکار و اعمال ایک عوامی نمائندہ کی حیثیت سے عوام کے افکار و کردار کے نمائندہ ہیں وہاں وہ اپنے خیالات اور اعمال کو عوام پر بھی نافذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور عوام کی تربیت اپنے مقاصد اور نظریات کے مطابق کرتے ہیں۔ ہر دور میں سیاستدانوں کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے جب تک حالات میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں آتی یہ تنقید جاری و ساری رہے گی۔ ان دغاباز، مکار عیار، جھوٹے، بدعہد، بددیانت، مفاد پرست اور استحصالی سیاستدانوں کی موجودگی میں شیطان زمین پر اپنا وجود غیر ضروری سمجھنے لگا ہے۔ بقول شاعر:-

جمہور کے ابلیس میں اربابِ سیاست ۔ باقی نہیں اب میری ضرورت تہ افلاک (اقبالؒ)

7۔ **جاگیرداری و سرمایہ داری:-** پستی میں گرنے کا سبب جاگیرداری اور سرمایہ داری بھی ہے یہ بہت بڑا فتنہ ہے جو مدت دراز سے ہمارے اندر پل بڑھ رہا ہے اور جو بجائے خود عوام کی ترقی کی راہ میں

رکاوٹ بنا ہوا ہے وہ جاگیرداری اور سرمایہ داری ہے جس نے عوام کو مسائل میں جکڑ رکھا ہے جو آزادی اور عزت و وقار پر ایک قدغن اور پابندی ہے۔ انصاف اور مساوات اس مرض الامراض کی بھینٹ چڑھے ہوئے ہیں، آدم کے بیٹوں کا احترام ختم کر دیا گیا ہے۔ چند انسانوں کے عیش و عشرت کی خاطر عام آدمی کو روزمرہ کی مشکلات میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ اس کو اقبالؒ نے اس طرح بیان کیا ہے۔

ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے

سود ایک کا لاکھوں کے لئے مرگ مفاجات

یہی وہ بنیادی کمزوریاں ہیں جن کی وجہ سے مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ ہوگئی، ان کی کوئی تنظیم نہ رہی اور ان کی قومی و ملی طاقت ختم ہو کر رہ گئی وہ دین سے بیگانہ ہو گئے اور جس نے جو طریقہ اپنے موافق پایا اسی پر چلنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ ان کی عملی زندگی میں ایسا بگاڑ پیدا ہو گیا جسے دیکھ کر غیر بھی شرمانے لگے اور ناواقف دنیا نے اسلام کے متعلق عجیب و غریب تصورات قائم کر لئے۔

جو عقلمند اور ذہین ہے وہ مفاد پرست بن چکا ہے جو مخلص ہے وہ سادہ لوح ہے، انہی روش پر غور کرنے اور نتائج اخذ کرنے کو تیار نہیں۔ جب موجود صورتحال ملت یا فرد کیلئے باعث اطمینان نہ ہو تو اس کا حل یہی ہوتا ہے کہ حالات و واقعات کا سنجیدگی سے جائزہ لے کر نئے افکار و نئے اعمال اختیار کئے جائیں تا کہ صحیح معنوں میں وہ انقلاب برپا ہو جو مطلوب و مقصود ہے۔ اس کے برخلاف ہٹ دھرمی اور جمود کی روش اختیار کرنا جہالت اور عاقبت نااندیشی ہے۔

نسیم عباس کے دیگر کتابچے

ایذا رسانی قرآن و اھلبیتؑ کی نظر میں

آزمائش

فرامین حضرت امام علی رضا علیہ السلام

کامیابی اور نجات کیسے ممکن ہے؟

خواہشات نفسانی قرآن کی نظر میں

صبر و شکر

ہم سب مجرم ہیں؟

انفاق فی سبیل اللہ

استحکام پاکستان کے تقاضے

صِلہ رحم

شیطان کا انٹرویو

پستی کے عمیق گڑھوں میں گرنے کے اسباب

دہشت گردی کی نرسریاں دینی مدارس۔۔۔۔۔۔؟

مکتبہ انوار الثقلین بمقام اتھر

تحصیل پنڈ دادنخان (جہلم)